

ماکان شجر اباحہ زخاکہ و لکنان سوا اللہ تعالیٰ البین

بفضل خدایے معبود و تائید ریت و دود پھیدہ غراشتل بر استعار



تصنیفات سے جناب افضل الثانی مولانا السید محمد عباس صاحب قبلہ

طاب ثراہ و جیل النعمۃ شواہ کے ہے۔

اسکے ترجمہ کو جناب مستطاب علی القاب نجم العلما مولوی سید

نجم الحسن صاحب نے ملاحظہ فرمایا

۷ ہمارے ماہ حبیب الحریب سنہ ۱۳۵۱ ہجری کو مقام لکھنؤ محلہ فرشتخانہ وزیر گنج

مطبع می اثنا عشرین سہ سہ عابد علی رضوی کی طبع ہو کر شتہ ہوا



اوس تربت کے سر پر چشم میرا کھل الجواہر ہو جائے یہ شعر کمال اشتیاق پر دلالت کرتا ہے  
 وَهَلْ مِنْ بَشِيرٍ لِي بِطَيْبَةِ طَيْبٍ كَطَيْرِ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ هَذَا  
 اور آیا کوئی شخص بشارت دینے والا ہے مجھ کو مدینہ طیبہ کی حبس طرح کہ طیر حضرت سلیمان

بن داود یعنی ہدہ نے تخت بلقیس کی خوشخبری دی تھی اور طیبہ نام ہے مدینہ منورہ کا  
 فَيَا كَيْتَنِي حَلِّ بِطَيْبَةِ انْهَآ لَا رُضْ لِمَثَلِ السَّمَاءِ جَاهَانْدِ  
 پس کاشکے میں مشرف ہوں زیارت مدینہ منورہ سے تحقیق کہ وہ زمین پاک محفل ہے ورسنگان  
 لِبَسْتِ لِبَاسِ الصَّبْرِ عَنْهَا لِيَالِيَا اِلَى اَنْ اَمْسَى كَثُوبٍ مُّقَدَّ  
 میں نے فراق میں مدینہ منورہ کی کتنی راتوں تک لباس صبر پہنا بیان تک کہ وہ جاوے  
 صبر شل لباس سے مل کے پارہ پارہ ہو گیا یعنی تاب صبر باقی نہ رہی \*

وَيَا لَيْتَ لِمَا سَوَّرَ بِالْهِنْدِ وَهَآ كِمَا لَرَأَى السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ تَبْدَأُ فَيَقْدَرُ  
 اور امید ہے کہ واسطے اسیر ملک ہند کے مانند پرے آسمان و زمین کے زرخاں ہو تا ہر  
 اوسکو تحصیل زیارت مدینہ کے اشتیاق میں فدا کر دیتا \*

لَنْ نُسْأَلَ الدُّنْيَا لَمْ نَحْضُرْ كَوْنَتْ لَقَالَتْ رُسُودُ اللَّهِ غَايَةً مُّقْصِدُ  
 اگر دنیا سے سوال کیا جائے کہ وہ کس بزرگوار کی واسطے پیدا کی گئی تو البتہ گویا ہوگی کہ یہ سالما

نبی ہر شیخ و شاب غایت مراد و مقصود میرے ہی

وَلَوْ قِيلَ لَا تُحِبُّوا مَنْ آتَيْنَاكُمْ بِبَشِيرٍ وَلَا نُنْذِرُكُمْ بِالْكَفَرِ إِلَّا كَمَنْ يَخْلُقُ

اور اگر آخرت سے پہلے جہاں جاتا کہ تو باسانی و بشارت و سرور کس جلیل الشان کے

ہند گزرا ہے تو وہ بھی زبان حال سے جواب دہی کہ میں خواہم ہوں حضرت احمد یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم

إِنْ أَنْتُمْ تَشْكُرُونَ أَفَعَجِبُوا أَنْ يَخْلُقَ اللَّهُ تَكْرِبًا مِنْ هَؤُلَاءِ نَبِيًّا تَشْكُرُونَ

وہ نشان ہے حضرت کی کہ اگر شکوے سنگین اور کوہ ہا سے پر تکلیف سے ہو محض

ایقل میں طلب شہادت کیجائے تاکہ وہ حضرت کی تصدیق کریں تو فوراً گوہی

ینگے چنانچہ ایک حکایت طولانی تصدیق احبار کی مولانا مجلسی نے جلد ششم

بن مصدق اس مضمون کے تحریر فرمائی ہے

سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنْ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَكَانَ يَوْمَئِذٍ يَوْمُ الْوَرْدِ

وہ جناب اس مرتبہ کے رسول ہیں کہ سبب وجود وجود او حضرت کے پروردگار

عالم نے تمام خلق پر احسان کیا اور اگر وہ جناب نہ ہوتے تو کوئی شخص نہیں

میں طرح پہچانتا اور نہ امور دینیہ کی اطاعت کیجاتی یعنی انبیاء کی معرفت خدا کا انبوتی

مَنْ يَخْلُقُ الْوَرْدَ وَكَثْرَتُهُ وَابْنُ الْوَرْدِ

کہتے رسولان جلیل الشان مثل عیسیٰؑ و موسیٰؑ بن عمران قبل ولادت باسعادت  
کے نفرت کے وجود و وجود کی بشارت دیتے ہوئے گزر گئے تا انیکر صبح روز

ولادت نور محمدؐ میدہ اہل ایمان اور تجلی فراسی عالم امکان ہوئے +  
مُضِيًّا كَعِلْمِ اللَّهِ جَلَّ جَلَالُهُ شَهِيًّا كَأَنْفَالِ الْمَسِيحِ الْمَوْعِدِ  
وہ صبح سعادت انتماورہ سحر ہایت افزا سطر ح روشن و منور تھی جس طرح کہ علم

پروردگار واضح و آشکار ہے اور وہ صبح باصفا اسقدر جان بخش اور روح افزا تھی  
کہ جس طرح انقاس حضرت عیسیٰ بن مریم زندہ فرماے بنی آدم تھے +

فَأَشْرَقَ الْإِفَاقُ طَرًا أَبْوْرًا وَفِي مِثْلِ ذَلِكَ الْيَوْمِ فَلْتَجِيءُ  
کس تمام افاق عالم اس سحر کے نور سے پر نور ہو گئی اور نہ یہاں کہ ایسے  
دن میں ہم لوگ عید قرار دیں +

تَبَاشَّرَ أَهْلُ السَّمَاءِ بِطُلُوعِهِ وَفُتِحَ أَبْوَابُ التَّعْلِيمِ الْمَوْعِدِ  
فرشتگان آسمان نے اس صبح کے طلوع سے باہم اظہار خوشی و سرور کیا اور  
ہرشت عبرت کے دروازے کھول دیے گئے +

تَبَاشَّرَ أَهْلُ السَّمَاءِ بِطُلُوعِهِ وَفُتِحَ أَبْوَابُ التَّعْلِيمِ الْمَوْعِدِ  
وَذَا الْيَوْمُ مِنْ مَرِيقِ اسْتِزْوَاقِ الشَّرِّ

قبل حضرت کی ولادت کے شیاطین آسمان تک جاتے تھے اور وہاں کی خبریں سن آتے تھے اور اب یعنی بعد تولد رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ جو انہیں سے بنظر چرانے اور ان اخبار کے آسمان کی طرف جاتا ہے شہاب ثاقب سے دور کر دیا جاتا ہے \*

لَقَدْ كَظَمْتَ آيَاتِي وَكَذَّهَوُا ۖ فَمَا أَحَدٌ مِنْهُمْ بِغَيْرِ مُوَحِّدٍ

بتحقیق کہ آباؤ اجداد میں سے ہر ایک نے ان آیات کو چھپا رکھا تھا اور ہر ایک کو ایک ہی خدا کے سوا کوئی اور نہیں تھا یعنی سب خدا کو وحدہ لا شریک جانتے تھے چنانچہ آیات و احادیث اس پر دلالت کرتی ہیں \*

تَكَلَّمَ فِي عَهْدِ الْصَّبِيِّ كَابْنِ مَرْيَمَ ۖ وَشَفَّ أَذَانَ الْوَرَىٰ بِالشَّهَدِ

حضرت نے زمانہ طفولیت میں بلکہ معجز ولادت کلام کیا بلکہ سجدہ کیا اور گوشہائے خلق کو کلمہ شہادت سے مشرف کیا اور مثل حضرت عیسیٰ کے گویا ہوئے اور بزبان فصیح لا الہ الا اللہ کیا

وَجَاءَ هُدًى لِّلْعَالَمِينَ وَرَحْمَةً ۖ وَنَبَشَّرَ لِعَبْدٍ مُّؤْمِنٍ مُّتَعَسِّدٍ

اور حضرت اس عالم میں تشریف لائے از راہ ہدایت اہل عالم کے اور از راہ رحمت کے

چنانچہ رحمتہ للعالمین آپ کی القاب میں سے ہے اور از راہ بشارت کے واسطے بندہ ہو

عبادت گزار کے یعنی حق میں کفار کے بشارت نہیں ہو سکتی اور نہ واسطے انداز ہے

وَصَلَّى عَلَيْهِ اللَّهُ مِنْ فَوْقِ عَرْشِهِ وَأَكْمَلَ فِيهِ كُلَّ فَضْلٍ وَسُودَةٍ

اور خداوند عالم نے او پر رحمت کاملہ نازل فرمائے فوق عرش سے اور ہر فضل و بزرگی و سرداری کو حضرت میں کامل کر دیا \*

بِهِ خَتَمَ الرُّسُلَ الْعِظَامَ وَإِنَّهُ لَغَايَةُ تَكْوِينِ الْمُحِيطِ الْمَحْدَدِ

حضرت کی ذات شریف پر رسولان الہی کا خاتمہ ہوا اور تحقیق کہ وہ حضرت البتہ

ہیں خلقت آسمان کے مطلب اول پر آیہ وافی ہدایہ و لکن رسول اللہ و خاتم النبیین  
دلالت کرتی ہے اور مطلب دوم پر حدیث قدسی لولاک لما خلقت الافلاك

يُشْفَعُهُ فِي الْمَذْنِبِينَ يَفْضُلُهُ وَيُعْطِيهِ مَا يُرْضِيهِ فِي يَوْمٍ مَوْعِدٍ

حق تعالیٰ اپنے فضل سے اوں جناب کو واسطے گناہگار ان امت کے روز قیامت

شفیع قرار دیگا سیوہ سے آپکو شفیع المذنبین کہتے ہیں اور عطا فرمایگا اونکو ہر جزا

اس قدر کہ آپ راضی ہو جائیں چنانچہ آیہ ولسوف يعطيك ربك فترضى اسپر شہد ہر

فَاعْظِمْ بِهِ مِنْ شَائِعِ سَنَةِ بِهَا كَلْدَيْنِ صَارَ غَيْرُ مُحَمَّدٍ

ہیں وہ جناب کس قدر بزرگ صاحب شریعت ہیں کہ آپ نے وہ طریقہ ہدایت تعلیم

فرمایا اور اس دین کو جاری کیا کہ جس نے تمام ادیان سابقہ کو ناپائدار اور منقطع کر دیا

یہی اریان سابقہ باطل تھے بلکہ حضرت کے زمانہ تک اونکی جتنی

وَصَاحِبِ خَلْقٍ وَذِي الْإِسْكَنْتَةِ وَمَعْمُورٍ أَوْ سَيِّدٍ لِّلْقَلْبِ وَتَجَرِي

اور ایسے صاحب خلق تھے کہ شک اوکے مقابل ہیں خود نبیوں میں کم سے چنانچہ جو بتا

فرماتا ہے اِنَّكَ اَهْلِيْ خَلْقٍ عَظِيْمٍ اور وہ جناب اس خاک پاک میں دفن ہوئے کہ

اوسکی تلاش سے خالص سے زائد ہے

وَذِي شَرَفٍ عَالٍ فَضْلٍ وَمُجْبِيٍّ مَّا اَمْرٌ لَّا اَنَّا نَبِيْنِ تَسْبُحِدِ

اور وہ جناب ایسے صاحب شرف اور فضل اور معجز تھے کہ جب گزرتے تھے وہ خون

سے پوشا نہ ہر نگون ہو کر سجدہ تعظیم کرتی تھیں چنانچہ بحار میں حکایت اسکی نقل کی ہے

وَرَبِّ اَنَّى هَـٰذَا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَوْقَاعًا مِّمَّعْدِلٍ صَدَقَ عِنْدَ رَءِیِّ الْعَرَبِ مَعْمُورٍ

اور وہ جناب تشریف لگئے آسمان کی طرف وقت شب یعنی حضرت کو معراج جسمانی حاصل

ہوئی اور طرفہ العین میں تمام آسمانوں کی آپ سیر فرمائی اور مقام بزرگ آپکا نزدیک پہنچا

عالم کے مقام محمود سے جو کہ پہلے ہوا مادہ ہر چنانچہ اس آیت شریفہ میں اشارہ ہے مَعْمُورٍ

بِاٰیٰتٍ مِّنَ اللّٰهِ اَنْ لَّتْ بَشِيْرٌ نَّذِيْرٌ عَابِدٍ مُّتَحَكِّمٍ

اور وہ حضرت تلاوت فرمائیو اے نبی! اُن آیات قرآنی کے جو حضرت پر نازل ہوئیں بشارت



دینے والے ہیں اہل ایمان کے ڈرائیو والے ہیں کفار کے عبادت کرتے والے ہیں اپنے پروردگار کی ادا کر نیوالے ہیں غار شب کی چنانچہ غار شب حضرت پر بالخصوص واجب تھے  
 وَأَتَيْتَنِي بَعْضُ الْمَلَائِكَةِ بِالضُّبَا وَفِي الْبَعْضِ مِنْ فَوْقِ يَجْنِدٍ مُجَنَّدٍ  
 اور تائید کیے گئے حضرت بعض جہادوں میں باوصیا سے اور بعض میں جانب آسمان سے  
 ساتھ گروہ ملائکہ کے اشارہ ہے طرف جہاد بدرواح و خین کے کہ بسبب ضعف لشکر اسلام کے حق تعالیٰ نے اپنی ملائکہ مقربین کو واسطے امداد کے بھیجا \*

وَأَخْبَرُهُ بِالْأَسْوَاقِ أَتَتْ بِهِمُ يَهُودِيَّةٌ دَأَتْ لَأَهْلَ التَّهْوَدِ  
 اور حق تعالیٰ نے آگاہ کر دیا اون حضرت کو زہر سے شانہ گو سفند کے جسکو ایک یہودیہ  
 جو کہ مائل اور مطیع تھی یہودیوں کے زہر میں ملا کر لائی تھی اشارہ ہے قصہ خیر کبریٰ  
 کہ وہ گوشت خود گویا ہوا تھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ مجھ کو زہر میں ملایا ہے \*

وَمَا لِي رَاحَ الشَّاةُ نَطَقُ وَإِنَّمَا هِيَ إِلَّا يَهُودِيَّةٌ الْكَبْرُ مِنْ اللَّهِ فَاهْتَدِ  
 اور حالانکہ شانہ گو سفند میں گویا فی کمان ہوتی ہے اور جزا میں نیست کہ یہ ایک آیت  
 بزرگ تھی جانب مافظ حقیقی سے پس اے مخاطب اسکو سن کر یہ آیت اختیار کر \*  
 وَأَجْرُ مِيَاهٍ مِنْ كُنَاهِلِ قَيْصِيَّةٍ فَوُثِّمُهَا لِمَنْ يَتَّقِ فِي الثَّامِنِ صَدِ

اور حضرت نے اپنی انگشتان مبارک سے کہ جو مثل چشمہ الہی کے تھین پانی جاری کیا  
 پس سیراب کیا لوگوں کو اس طرح کہ کوئی پیاسا نہ رہا چنانچہ قتادہ نے روایت کی ہے کہ غزوہ  
 بنی مطلق میں حضرت نے اپنا ہاتھ تھوڑے سے پانی میں رکھ دیا اور حضرت کی ونگلیوں سے  
 بکثرت پانی جاری ہو گیا یہاں تک کہ لشکر عظیم نے پیا اور سب سیراب ہو گئے بلکہ راستہ میں  
 وَكَرَّرَ نَبْعُ الْمَاءِ مِنْ مُعْجَزَاتِهِ فَاجْرَى فَجْرَى الْقَطْعِ دُونَ اللَّحْدِ  
 اور جاری ہونا پانی کا حضرت کے معجزات سے اکثر طور میں آیا ہے پس یہ امر یقینی ہو گیا  
 کوئی تردد کا مقام نہ رہا اور اس شعر میں جو کہ لفظ نبع اور اجرہ میں لطف ہے صاحبان  
 طبائع وقادیر پوشیدہ نہیں \*

فَقِي خَيْرَ نَبْعٍ لِّسَائِمِ كَنَانَةٍ وَفَاضَتْ عُيُونُ فِي رِوَايَةِ أَحْمَدَ  
 پس ایک روایت میں جاری ہونا پانی کا تیرے ترکش کے وارد ہوا ہے اور ایک دوسرا  
 میں ہے جو منقول ہے احمد سے کہ پانی کے چشمہ جاری ہو گئے مصرع اول میں شاید اشارہ  
 ہے اس روایت کی طرف کہ حضرت نے اپنے ترکش سے ایک تیز کا لکڑی کا ایک چاہ میں ڈال دیا  
 پس وہ اوپر تک پہنچا اور لوگوں نے کنارہ پر بیٹھ کر گف دست سے پانی لے لیا  
 اور مصرع ثانی میں اشارہ ہے طرف روایت احمد کے

وَلَمْ يَتَّفِقْ هَذَا الْمَوْسَىٰ فَإِنَّهُ لَمِنْ حَجَرٍ آجَرٍ وَلَيْسَ بِأَبْعَدَ

اور ایسا اتفاق حضرت موسیٰ علیہ السلام کیواسطے بھی نہیں ہوا اسلئے کہ انھوں نے

تپھر سے پانی کو جاری کیا اور یہ امر تبعدنمین اسلئے کہ تپھرون اور پٹارون سے

فَإِنَّ خُرُوجَ الْمَاءِ مِنْ تَحْتِ أَصْبَحَ عَجِيبٌ وَلَيْسَ اللَّحْمُ أَضْأَكْجَلَهُ

اور تحقیق کہ جاری ہونا اور نکلتا پانی کا گوشت انگشت سے مقام تعجب ہے اور ظاہر کہ

گوشت مثل تپھر کے منبع پانی کا نہیں ہوتا اسطلب یہ ہے کہ آپکا معجزہ حضرت موسیٰ علیہ السلام

کے معجزہ سے روشن تر ہے کہ آپنے اوس مقام سے پانی جاری کیا کہ جو مقام کسی طرح محل

جریان آب نہیں ہوتا اور معجزہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اشارہ ہے طرف اوس تپھر

کے جو حق تعالیٰ نے اونکو دیا تھا اور جب آپ اوسپر عصا مارتے تھے اوس سے بازو پھ

جاری ہوتے تھے اور وقت کو بچ کے جب عصا مارتے تھے وہ پانی بند ہو جاتا تھا +

لَقَدْ أَقْسَمَ الرَّحْمَنُ طَوْرًا بِعَمْرِهِ وَطَوْرًا بِأَرْضِهِ حَلٍّ مِنْهَا بَمُورِهِ

تحقیق کہ حضرت کا وہ مرتبہ ہے کہ حق تعالیٰ نے ازراہ محبت کے بعض آیات قرآنی میں

جیسی قسم کہائی ہے حضرت کی عمر شریف کی فرمایا اور لعمریٰ اور لکیبار اوس ارض قدس کے جس میں

حضرت تشریف فرما تھے چنانچہ فرمایا ہے لَا أَقْسَمُ بِهَذَا الْبَلَدِ وَأَنْتَ حَلٌّ بِهَذَا الْبَلَدِ +

وَمَا قَالَهُ الْعُقَّارُ فِي وَحْيِهِ لَهُ عَفَا اللَّهُ عَنْكَ كَلِمَةً لِلتَّوَكُّدِ

اور جو کہ خداے غفار نے وحی آسمانی اور عبارات قرآنی میں فرمایا ہے کہ عفا اللہ عنک

یعنی عفو کرے تجھ سے اللہ جو بظاہر دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ حضرت سے معاذ اللہ گناہ

صادر ہوا ہو پس یہ کلمہ محبت ہے چنانچہ فخر رازی نے بیان کیا ہے کہ یہ دلالت کرتا ہے کہ

وَكَيْفَ حَمَاهُ اللَّهُ فِي سَائِرِ يُقَعَةٍ قَدْ امْتَلَأَتْ مِنْ كُلِّ أَفْعَى اسْوَدَ

اور کس طرح حمایت کی اور جناب کی سیر کرنے میں اوس زمین کے جو اقسام مارے مملو

اس کسی نے حضرت کو ضرر نہ پہونچایا چنانچہ واقعہ نے لکھا ہے :

يَقْتَحِمُ مَوْتَ النَّبِيِّ سَفِينَةً وَمَكْنَهُ مِنْ ظَهْرِ لَيْثٍ مُلْكَةٍ

در کس طرح حفاظت کی حق تعالیٰ نے غلام رسول مختار کی جسکا نام سفینہ تھا اور

اور کر دیا اسکو کہ سوار ہوا پشت پر شیر غضبناک کے :

فَأَبْلَغَهُ أَرْضًا أَصَابَ شَمَارُهَا مُضَاقًا إِلَيْهِ مِثْلَ أَشْبِهِ بِمِزْوَدٍ

پس اوس شیر نے پونچا دیا اسکو ایسی زمین میں کہ اوسین طرح چلے میوے ملے

اور زیادہ یکہ بعضی تپوں سے درخت کے توشہ دان بنایا اور وہ شیر پر اچت و آسائش

حضرت رسالت کی ہرکت سے صحیح و سالم پونچا کر ملا گیا حالانکہ سفینہ اور شیر سے نہایت

خائف تھے اور بربندہ رہ گئے تھے فقط ایک لنگ باقی تھی اور تمام اسباب مع سواری کے  
دریا میں غرق ہو گیا تھا فقط جان انکی بچ گئی تھی جب وہاں سے کنارہ دریا پر پہنچے اور سوئے

وَمَسَّتْ لَهُ زَيْجٌ كَافٍ لَهُ اللَّهُ قَتْلَهُ كَعَاصِرٍ كَالْعَاصِمِ لَيْدٍ وَأَسْوَدٍ

اور حضرت سے کسی شخص استہزا کر نیا لے اور عیسیٰ کر نیا لے تھے کہ خدا نے کفایت کی آپ کی  
اون لوگوں کو قتل کر کے ایک اول میں ولید بن مغیرہ تھا ایک عاص بن وائل تھا ایک

اسود بن یغوث تھا اور اسی کی طرف اشارہ فرمایا ہے انا کفیناک المستغفرین \*

وَإِذَا جَاءَهُ فَتْكًا سُرَاقَةٌ رَاكِبًا يَدْعُوهُ غَاصَتْ قَوَائِمُ أَجْرَدٍ

اور جبکہ حاضر ہوا خدمت میں سراقہ بن مالک بارادہ قتل کے ایک گھوڑے پر سوار ہوا کہ

پس اس کے گھوڑے نے ٹھوکر کھائی اور وہ پھراوٹھا اور سوار ہوا حضرت نے اس کے

حق میں دعاے بد فرمائی فوراً چاروں پاؤں اس کے گھوڑے کے گھٹنوں تک زمین میں

دھنس گئے اس وقت اس نے التجا کی اور حضرت کی دعا سے نجات پائی اس طرح تین بار

اتفاق ہوا بنا بر روایت محمد بن اسحق کے \*

وَقَدْ خَبَحَتْ شَاهِدَتَيْنِ يَدَيْنِ وَأُنْصَبَتْ فَأَحْيَاهُ فِي ذَلِكَ شَعْرًا فَأَنْشَدَ

اور تحقیق کہ فوج کی گئی بکریاں زید کی جو کہ اس نے بھیجے تھی اور بھونی گئی پس حضرت نے

فرمایا کھاؤ اسکو نگر اسکی ہڈی نہ توڑنا جب فارغ ہوے اسکی طرف اشارہ کیا اور فرمایا کھو کھو  
 ہو حکم خدا پس زندہ کر دیا اسکو پس حسب طرح پہلی تھی اسی طرح ہو گئی اور اس مضمون سے  
 متعلق ایک شعر ہے پس اسکو پڑھو اور وہ اشعار عبدالرحمن بن عوف کی ہیں اور اس  
 بکری کا نام مہینہ مین مبعوثہ قرار پا گیا :

وَنَاولَ فِي بَدْرٍ عَكَاشَةً خَشْبَةً وَقَالَ لَهُ قَاتِلِ بِهَا كُلَّ مُلْحِدٍ  
 اور دیدی حضرت نے جنگ بدر میں عکاشہ کو ایک خشک لکڑی اور فرمایا کہ اس سے ہر

فَصَارَتْ لَهُ سَيْفًا يُقَاتِلُ بِهِ وَجَدَّ لَهُ مُرْتَدًّا إِلَيْهِ وَهُوَ مُعْتَدٍ  
 پس وہ لکڑی تلوار بن گئی کہ عکاشہ اس تلوار سے جہاد کرنے لگے اور قتل کیا اس تلوار  
 سے ایک مرد مرتد کو کہ وہ سرکش تھا اور زام اس کا طلحہ تھا اور پھر حضرت نے روز احد  
 عبداللہ بن جحش کو ایک چوب خرمادی کہ وہ بھی تلوار ہو گئی :

لَحْنٌ إِلَيْهِ الْجُنُحُ عِنْدَ فِرَاقِهِ حَنِينٌ عَمُّودٍ أَوْ رَفِيقٍ مُّبَعَّدٍ

اور امیدوار آرزو کی حضرت کی طرف تنہ درخت خرمادے جو صحن مسجد میں تھا اور حضرت اوسے  
 تکیہ کر کے خطبہ فرمایا کرتے تھے جب اصحاب نے عرض کر کے ایک منبر لپکے واسطے درست کیا  
 اور اپنے منبر پر خطبہ ادا کیا چوب خرمادے بسبب مفارقت حضرت کے فرماؤ شروع کی مثل

اوس صورت کے جسکا بیٹا مر جائے یا مثل اوس شخص کے جو نہایت شدید الخزن ہو یا مثل علامہ

فَإِنْ لَمْ تَخْرُجْ الْيَوْمَ تَخْرُجْ خَائِبًا لَا دُونَ مِنْ حَتَّانَةَ غَيْرِ آبَعَدِ

پس اگر ہم آج فریاد زاری نہ کریں پس ہم بیشک کتر ٹھہریں گے اوس چوب خراسے بھی کہ

جس کا نام حنّانہ رکھا گیا تھا اور حضرت نے اوسکو تسکین دی۔

بِهِ الشَّقَّ كَالْكَثَانِ إِذْ لَاحَ طَائِعًا لَهُ الْقَمَرُ الشَّارِي كَسَائِرِ أَعْيَادِ

حضرت کے اشارے سے ماہتاب شق ہو گیا جبکہ روشن تھا اور دو ٹکڑے اوسکے ہو گئے حضرت کی

دعا سے جبکہ کفار گرنے تکذیب کی اور عجزہ طلب کیا کہ چاند کے دو ٹکڑے کر دو اور مطلب شمر کر لیا۔

لطیف ہے اسیلے کہ قاعدہ ہو کہ چاند کے سامنے کتان پارہ پارہ ہو جاتا ہے لیکن اوس آفتاب

آسمان رسالت کا چاند بھی اس طرح مطیع تھا جس طرح اور خادم اور چاکر فرمان بردار ہوتے ہیں

کہ جب حضرت کے روبرو آیا اور آپ نے اشارہ فرمایا ماہ تابان مثل کتان شق ہو گیا پس گویا

حقیقت میں چاند خود حضرت تھے۔

وَصَلَّى عَلَى الْأَقْلَاقِ عِنْدَ عَرْجِهِ وَكُلُّ مَنْ كَامَلَ لَكَ وَالرُّسُلُ مُقْتَدِ

حضرت نے بالائے آسمان نماز پڑھی جبکہ معراج ہوئی اور اوسوقت تمام فرشتہ اور انبیاء

ایک ہی پشت کے باعث نماز پڑھتے تھے۔

وَمَعَ عَلَيْهِ فَوْقَ السَّمَاءِ جُلُوسُهُ عَلَى الْقُرْبِ مِنْ غَيْرِ فُتْرِ مُحَمَّدٍ

اور باوجود مرتبہ عالی کے نشست آپکی تھیں روئے زمین پر بغیر فرش و سدا کے

وَيَا كُلَّ أَمَلٍ الْعَبْدِذُ لَا يُلْعَقُ إِلَّا صَابِعُكُمْ مِنْهَا عَلَى النَّاسِ مِنْ يَدِ

اور کھانا تناول فرماتے تھے غلاموں کی طرح اور ازراہ قدر دانی نعمت خدا کی اونگلیاں چاٹ لیتے تھے  
حالانکہ آپکی کس قدر نعمتیں لوگوں پر تھیں اور کس قدر احسان تھے اور تناسبات صالح اور عین

وَنَاشِئَاتُ أَقْوَامٍ جَاوِلَ لِسْوَةٍ وَلَكِنَّهُ فِيهِ كَعَقْلٍ مُجَسَّدٍ

حضرت نے معاشرت کی اقوام کی جن میں مرد بھی تھے اور عورتیں بھی تھیں لیکن وہ جناب

ان لوگوں میں اس طرح رہے جس طرح عقل جو مجرّد ہے مادہ سے بدن میں انسان کے رہتی ہے

یعنی جو شرافت عقل کو اور اعضا سے ہے اس طرح حضرت کو ان اقوام مختلفہ پر شرف تھا

كَرِيمٌ جَوَادٌ لَيْسَ يَغْضَبُ لِلدُّنَى تَرَاهُ كَيْفَ ذَاخِرٍ غَيْرِ مُزِيدٍ

وہ حضرت صاحب کرم و بخشش تھے اسور و نیویہ کی واسطے غضبناک نہ ہوتے تھے مثل

دریا کے فوغار کے کہ اس پر کف نہ آتی ہو

مَفَاتِيحُ كُنْزٍ لَا رِضَى اِغْضَبَتْ عَلَيْهِ اَلْفُ بِمَا زُهِدًا وَلَمْ يَتَزَوَّدْ

کلید ہائے خزانہ زمین جب حضرت کے سامنے پیش کی گئی قبول نفرمایا ازراہ زہد کے اور مال کا



فَكَرَّ عَصْبًا لَّا نَجَارِ الْبَطْرَ جَانِعًا قَتُّوْا بِهَا مِنْ لُّوْلُوءٍ وَزَبْرَجِدٍ

پس بسا اوقات باندھ لیا حضرت نے شکم مبارک پر شدت گر سنگی میں سنگ صحر اکو در حالیکہ قناعت کر نوا لے تھے حضرت اوس پتھر پر عیوض میں موتی اور زہرہ کے حسب طرح کہ واقعہ جنگ خلق میں لکھا ہے کہ حضرت نے شکم مبارک پر پتھر باندھ لیا تھا \*

وَيَا عَجَبًا مَنْ بُشِّرَ مَعَ نَذْرِهِ وَمَنْ مَرَّ حَقِّ فِي عَذَابٍ وَمَوْرِدٍ

اور یہ مقام تعجب ہے بشارت دینے سے حضرت کے باوجود خوف دلانے کے اور تعجب کے اظہار

حق سے جسکو تلخ و ناگوار کہتے ہیں شیریں زبانی کے ساتھ جو حضرت میں جمع تھے \*

فَكَرَّمَتْ أَحْيَاءُ مُرْسَلِيهِ وَكَرَّ حَيَّةٍ ذَا قَاتٍ وَبَالَ تَمَسُّدٍ

پس کتنے مردے باپس خاطر حضرت کے خداوند عالم نے جو اون حضرت کا بھیجنے والا ہے زندہ کر دئے اور کتنے زندہ ہیں شریںیل مار کے کہ اونھوں نے اپنی سرکشی کے وبال کا پھینکا

أَلَا نَكَا أَوْدَ الْخَدِيدِ حَدِيثُهُ فَكَمْ رَكْعٍ بَعْدَ الْخُحُودِ وَسُجُودٍ

نرم کر دیا لوہے کو حضرت کی باتوں نے مثل حضرت داؤد کے پس بعد انکار کے کتنے لوگ راکھ ہو گئے اور کتنے سجدے میں جمک گئے \*

فَأَرْهَى بِأَفْرَادٍ وَعَنْ وَصْفِ شَانِهِ تَقَاصَّرَتْ رُكُوبَاتُ آخِرِ وَأَجْبَدِ

ایک فخر کریں میں چند اشعار سے حالانکہ حروف ابجد سے چند الفاظ مرکب ہوتے ہیں

وہ سب حضرت کی شان عظیم کی توصیف میں قاصر ہیں

وَإِنْ تَكُنِ الْأَشْجَارُ أَقْلَامًا وَاصِفٍ وَتَكُنِ الْوُجُوهُ أَوْاقِدَ دَهْمٍ مُخَلِّدٍ

اور اگر تمام درخت وصف کنند کے لیے قلم بن جائیں اور ورق ہاے زمانہ پریشہ

وَتَمْدُدُّ أَمْوَاجُ الْبَحْرِ رَجْمًا بِهَا وَأَقْطَارُ امْطَارِ السَّحَابِ شَفَقًا

اور سیاحی بن جائے تمام دریاؤں کے پانی کی اور تمام قطرے بارش بابران کے صر

ہو جائیں تحریر برج و ثنائین تو سب صرف ہوں اور کچھ باقی نہ رہے اونہیں سے +

وَمَا نَفَعَتْ أَوصَافُهُ وَنُصُوحُهُ وَمَا نَالَ مِنْ فَضْلِ مِنَ اللَّهِ سَرْمَدٌ

اور پھر بھی اوصاف اور صفات حضرت کے اور تمام فضیلتیں جو خدا کی جانب سے پہنچائی ہیں

لَقَدْ عَفِيتَ أُمُّ الْجُجُومِ قَلَمٌ تَلِدُ مَثِيلًا لَهُ فِي عِزِّ شَانٍ وَتَحْتَدِ

تحقیق بانج ہو گئی مادر سارگان یعنی آسمان پس نہ پیدا کیا اسنے ایک شخص بھی نہیں

ہو حضرت کا بزرگی شان اور بزرگی مقام ولادت میں :

وَيَا عَجَبًا مَا كَانَ خِلًّا لِّجَسْمِهِ وَكَمْ أَحْمَرُ فِي ظِلِّهِ مِثْلُ السُّودِ

اور عجب تعجب کہ حضرت کے جسم اقدس کا سایہ حالانکہ تمام سرخ و سیاہ یعنی تمام

لَقَدْ حَارَكُنِي فِيهِ وَعَاقَبَ كَهْنَهُ كَجَذَرٍ أَصَمٍّ أَوْ كَلْفٍ مُعَقِّدٍ  
 بتحقیق کہ شان میں حضرت کی عقل میری حیران ہو گئی اور نہ چاہتا آپ کی کئی کئی ذرات کا مثل  
 ہو گیا مثل جذرا صم یا چیتان مشکل کے اور جذرا صم اُسکو کہتی ہیں کہ کوئی مربع ہو  
 لیکن وہ عدد جو کما مربع ہو مثل نہ سکتا ہو

قَلِيلًا قَتَبَسَتْ كُلُّ الْبَرَايَا مِنْ نُورِهِ وَمَا حُرْمَتُهُ عَجِيبٌ بِحَسَبِ شَهْدِ  
 تمام خلق نے حضرت کے نور سے روشنی حاصل کی اور بعد حاضرین کے غائبین بھی اس  
 فَطَلَعَتْهُ شَمْسُ الْفُحَى وَكِتَابُهُ مِنْ اللَّهِ نُورٌ مُعْجَزٌ كُلِّ مُلْحِدٍ  
 پس طلعت آپ کی آفتاب نصف النہار ہے اور کتاب مجید آپ کی جانب خدا سے نور ہے اور  
 وَكَوْشَاةٌ مُوسَى أَقْرَبُ بِفَضْلِهِ عَلَى نَبِيِّهِ الْبَيْضَاءُ اقْرَأْ اِرْحَمِ الْيَدِ  
 اگر دیکھتے اور حضرت کو حضرت موسیٰ علیہ السلام توفیق ارا کرتے حضرت کی فضیلت  
 و بزرگی کا آپ کی دست حق پرست چہرے طرح اپنی دلی نعمت کا اقرار کرتے ہیں  
 وَمَا تَلَا حَمْدُ الْبَهْرِ سَامِعًا أَنَّى فِي قُرَيْشٍ وَالنَّبِيِّ وَمَسْجِدِ  
 اور جبکہ آپ نے تلاوت فرمائی حسم کی مدہوش کرو یا سن نے والے کو جو قریش میں  
 آیا تھا در حالیکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں تھے

تَحَرَّفُهَا عَثْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ فَأَمْسَكَ فَأَهْ خَشِيَةً مَرَّةً عَدَّةً

متحیر ہو گیا اوس تلاوت سے عتبہ بن ربیعہ پس روک دیا اوسنے دہن اقدس کو خوف سے اس بات کے کھڑائیں عذاب سے یا خوف سے نزول عذاب کے ۔

وَنَادَاهُ بِأَلْقَابِ دُونَ اسْمِهِ دَعَا رُسُلًا فِي آيِهِ الْمُتَعَدِّدِ

اور حق تعالیٰ نے ازراہ محبت و شفقت کے آیات قرانیہ میں حضرت کئی ناموں سے پکارا کہیں فرمایا ہے یا ایہا المرسل کہیں فرمایا ہے یا ایہا المدثر اور نام آپ کا نہیں لیا جس طرح اور انبیاء کو پکارا ہے اور فرمایا ہے نام لکھا یا موسیٰ یا ابراہیم ۔

وَأَيُّهَا تَبْقَىٰ مُعْجِزَةُ اللَّهِ يَصْدِقُهَا الْوَلَاةُ لَمْ تَتَأْبَدِ

اور آیات و معجزات ان انبیاء کے باقی رہیں گے حضرت معجزہ سے جو کہ تصدیق کرتا ہے ان معجزات کی اگر آپ کا معجزہ نہ ہوتا تو وہ آیات سابقہ باقی نہ رہتی یعنی معجزات

اونکے اونہیں کے زمانہ تک تھے اور قرآن میں خدا نے ان معجزات کا ذکر فرمایا اور

اور قرآن الی یوم اقیام باقی ہے پس قرآن ذریعہ ہو گیا اونکے معجزات کے ذکر کے باقی

رہنے کا ورنہ کوئی ذکر بھی نہ کرتا ۔

وَعِدَّتُهُ أَظْهَارُهُمْ سَفَرَاءَهُ وَخُزَّانُ شَرْحِ مُسْتَقَرِّ مُؤَبَّدِ

وعدتہ اظہارہم سفراءہ و خزان شرح مستقر مؤبد

اور عترت پاک حضرت کی بغیر ہن خدا کے طرف خلق کے اور خیر نیارہن اوس شریعت کے ہمیشہ

وَهَٰذَا نِ الْتَوْرَيْنِ كُنَا وَرَاءَهُ وَمَا افترقا كل لکل كَفَرَقَدِ

اور یہ دونوں یعنی قرآن و عترت مثل دو نور کے ہیں کہ آپ کے پاس تھے اور یہ دونوں جدا

نہوئے ہر ایک دوسرے کا ہم تلہ ہے بلکہ تاقیامت ساتھ رہیں گے \*

تَوَلَّيْتُ يَادُنْيَا بِهَمْ مُتَمَسِّكًا سَوَاءٌ عَلَيَّ أَوْ عِدِيبِي أَوْ عِدِي

روگردانی کی میں نے اے دنیا تجھ سے درحالیکہ متوتسل ہوں اون حضرت سے

برابر ہے میرے لیے کہ ڈرا مج کو یا وعدہ کر مجھ سے \*

بِنَفْسِي مِنْ خَيْرِ الْبَرِيَّةِ اِصْبَعًا لَهُ دَمِيَّتٌ صَبْرًا يَقْضِي الشَّعْبُ

فدا ہونفس میرا انگشت مبارک حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ پر کہ وہ خون

آلودہ ہوئی حالت صبر میں بقصد تعبد و اطاعت خدا \*

وَتَغَرَّ اَشْرُنِيَا سَبْقُ طَوَانِي فِي آيَةٍ فَلَا اخْخَاكَ اللَّهُ الشُّعُورَ لِمُعْتَدٍ

اور فدا ہو جان میری دندان شریف پر کہ ادسکو کفار نے ساقط کر دیا اُحد میں جیسا کہ

روایت میں وارد ہے پس خدا نہ خندان کرے دندان کافر سرکش کو جس نے ظلم عظیم

فَدَيْتَاكَ يَا مَوْلَايَ كُنْ رِشَافِعًا وَلَا قَبَاؤِيلِي عَمَّا اكْتَسَبْتَ يَدَ

فدا ہون میں تجھ پر اسے مولا میرے آپ میری شفاعت کیجے ورنہ پس واسے ہو  
مجھ پر اس بار میں کہ میری ہاتھوں نے اکسب کیا اور گناہ کیا \*

خَطَايَا نَارٍ اِنْ تَقَعْ مِنْكَ نَظَرٌ عَلَيْهِمَا تَمَاسِلُ نَارِ كِبَرِي فَتَحْدِ

خطائیں میری آتش سوزان ہیں اگر آپ کی نظر رحمت ہو جائے اور خطاؤں پر تودہ

آتش مثل آتش کسے کے ہو کر سرود ہو جائے تو یوں اشارہ ہر طرف ہجرہ کے +

اِنِّ اُفِيكَ نَاسٌ بِالْفَصَادِ مَحْتَجٌّ وَقَدْ خَرَّتْ فِي مَحْفِلٍ وَمَجْلَدٍ

لوگوں نے آپ کی صحن میں قصیدے درست کیے اور محفلوں میں پڑھے گئے کتابوں میں مرج

وَهَذَا قَرِيبٌ مَّا تَقَرَّبَ اِنْ تَحْطِ بِهِ عَنَادِلُ خَبَرِ اِنِّ اَحَدًا تَوَيْسَتْ

اور یہی نظم شوگوار ایسی پسند خاطر و آبدار ہے کہ اگر بلبلیں اسکی خبر پا جائیں تو

باغوں کے مدرسوں میں خوش الحانی سے پڑھیں \*

وَشَعْرٌ رَقِيقٌ كَالزُّلَالِ كَالصَّبَا وَهَاشِعْرُهُمْ اَلَا كَمِثْلٍ وَجَلَدٍ

اور شعر میرا رقیق ہے مثل ابدال کے یا مثل بلور صبا کے اور ان لوگوں کے شعر

نہیں ہیں گر مثل دیگ کے یا پتھر کے یعنی ثقیل معلوم ہوتی ہیں یا مضامین عالیہ سے

وَلَسْتَ تَعْلَمُ هُمْ تَحْتَ الْبَلَاغِ وَحُشَّةٌ وَبَيْنِي مَا لَوْ كَصَرٍّ مَعِي

اور اشعار ادنیٰ تکایت کرتے ہیں زمین لائے افتاد کی وحشت میں اور بیت شعر میری

تُزِينُ أَشْعَارِي فَضَائِلُهُ الْعُلَىٰ وَمَهُمَا أُرِيدُ مِنْهُمَا فَلَا رَدَّ

زینت دیتے ہیں میرے اشعار کو فضیلتا ہے بزرگ اون حضرت کی اور جب میں انہیں

سے تھوڑے فضائل پر اکتفا چاہتا ہوں مجھ کو بخوبی زیادہ ہو جاتے ہیں \*

لِشَعْرِي بِبَصِيرَةٍ لِّسَوْءٍ غَيْرِ سَاءٍ وَالشَّمْسُ لَوْ غَابَتْ عَيْنُ الرَّحْمَنِ

میرے شعر میں چمک ہے ایسی کہ سوائے حاسد کے کسی کو بری نہیں معلوم ہوتی اور

آفتاب کا نور ایسا ہے کہ اس کو چشم درد رسید نے عیب لگایا یعنی اس کا عیب لگانا

مضر نہیں ایسی طرح کلام حاسد کا بھی ساقط از اعتبار ہے \*

وَأَحْظَرُ مِنْ شَعْرِي لِنَفْسِي فِي الدُّنْيَا وَغَايَةُ مَا قَالُوا أَنَا أَنْتَ أَوْ حَكَمِي

اور مجھ کو اپنی شعر سے دنیا میں کوئی خطا اور نفع نہیں اور بری بات جو دیکر لوگ کہیں گے

تَوَيْلُ الْعَرَبِ أَلَمْ تَعْلَمْ شَعْرِي مَا اتَّخَذَ الْفُطَا كُحْرٌ مُّشَدَّدٌ

خیال کرتے ہیں عرب خالص میرے شعر کو اپنا شعر اسیلے کہ اس کا شعر اور میرے شعر

لفظ میں یکساں ہو جس طرح حرف مشدود میں دو حرف ایک ہو جاتے ہیں \*

وَمَنْ يُعِي بِالْفُجْحِ فِي مَدْحِ أَحَدٍ فَاصْلُ يَوَائِي نَصْلُ سَيْفٍ مَّهْدٍ

اور جو کہ تیر اندازی کرے میری طرف ساتھ تیر قدح کے مع رسالت مآب صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم یعنی نہت کرے میری پس اصل میری قلم کی باٹھ ہے تلوار ہندی کی یعنی ہین  
 اوسکو نوک قلم سے جواب دوں گا اور لطف لفظی رستی اور قدح اور قفل کا پوشیدہ نہیں ہے  
 وَأَوَّلُ مَا فِي الْقُرْآنِ مَوْعِدٌ لِّمَنْ كَانَ لَهُ حَقٌّ يُنْذِرُ  
 اور اگر میرے زمانہ میں امر القیس موجود ہوتا پس جب دیکھتا اس حدیث کو کہ شہادت لکھ کر  
 هُوَ الْخَاتَمُ الْبَاقِي مَدَى الدَّهْرِ أَمْرُهُ  
 وَعَنْ نَحْيِهِ يُنْهَى بِنَهْيٍ مُّوَكَّدٍ  
 وہ جناب خاتم النبیین ہیں باقی ہے بقار زمانہ تک امر حضرت کا اور حضرت ہی کے  
 ممانعت سے بھی تاکید ہو جاتی ہے \*

فَدَهْرِي أَنْ يَحْكُمَ بِغَيْرِ طَرِيقِهِ فَمَا حُكْمُهُ إِلَّا اقْتَوَى الْمُقْلِدَ  
 پس زمانہ میرا اگر بغیر راہ شریعت حضرت کی حکم کرے پس حکم اوسکا نہیں ہے مگر بے اعتنا  
 مثل فتوای مقلد کے ایسے کہ وہ خود اپنے مجتہد کا زیر حکم ہے \*

إِلَى اللَّهِ أَشْكُو مِنْ شَيَاطِينِ النَّسِ وَنَاوَسَ لَمْ تَخْطُرْ لَتَيْمٍ وَلَا عَدِ  
 خدا سے شکایت کرتا ہوں میں اون شیاطین کے جو مخلوق انسانی میں ہیں اور بیکارتے  
 ۱۰۔ لوگوں کو نوا اور ۲۰۔ سو سو سے جو کہ ایمن ہی نہیں گذری تیم وعدی کا یعنی غلیظ اول



جو قبیلہ تیم سے تھا اور عمر کے جو قبیلہ عدی سے تھا اور اسمین اشارہ ہے طرف مذہب  
نیچر کے جو اس زمانہ میں جاری ہوا ہے اور مثل ویا کے اثر گر گیا ہے \*

يَقُولُونَ دِينُ الْمُصْطَفَىٰ كَالْحُلَّةِ ۚ اِلَىٰ دِينِنَا الْمُسْتَحْدَثِ الْمُتَجَدِّدِ

کتے ہیں کہ دین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جاری تھا اور حد اوسکی ہمارے  
اس دین جدید تک تھی یعنی اب احکام اوسکے منقطع ہو گئی اور معاذ اللہ عمل اوپر ہوتی ہیں \*

وَهُمْ اَوَّلُوا الْفُرَّانَ زَنِيحًا وَعَوَّكُوا ۚ عَلٰی قَوْلٍ دَجَالٍ يُضِلُّ وَيَعْتَدِي

اور اوں لوگوں نے تاویل کی قرآن شریف کے دین سے ہٹ کر اور اعماؤ کیا اونھوں نے  
قول پر ایک دجال کے جو گمراہ کرتا ہے اور سرکشی کرتا ہے \*

مُخْطَاطُهُ الشَّيْطَانِ اَنْكَرَ اَصْلُهُ ۚ وَصَاوَلَهُ فَرَعًا يَّا صُلِّيْ مُمَهَّدِي

مخبطا کر دیا ہے اوسکو شیطان نے کہ انکار کیا اوسنے اوسکی اصل کا اور اوس شیطان کی

فرع ہو گیا ساتھ اوس اصل کے جو پہلے سے درست تھی یعنی شاگرد ہو گیا شیطان کا  
اور اختیار کیا اوسکا طریقہ قدیمہ بکانے کا اور گمراہ کرنے کا \*

وَيَا عَجَبًا مَنْ سِرَّ وَرَجَّاهُ ۚ تَنْصَرُّ فِي سِرٍّ وَيَدْعِي سَيِّدِي

اور مقام تعجب کہ باطن اور ظاہر سے اوس شخص کے کہ باطن میں تو وہ نصرا نی ہو گیا

اور اسمین اشارہ ہے

اور اسمین اشارہ ہے

وَأَسْمَرَ كَالشَّيْطَانِ إِنِّي كُنَّا حَمِيًّا وَإِنْ هُوَ إِلَّا مُفْسِدٌ أَعْمَى مُفْسِدٍ  
اور قسم کھائی او نے شیطان کی طرح کہ تحقیق میں نصیحت کنندہ ہوں حالانکہ وہ مفسد  
ہے نہایت فساد کرنے والا ہے \*

وَأَنكُرْ عِزَّائِيلَ وَهُوَ عَدُوٌّ  
سَيَقْتُلُ عَنْ أَقْسَبٍ وَلَا يَدْرُ  
اور انکار کیا اس نے جو حضرت عزرائیل علیہ السلام ملک الموت کا حالانکہ وہ دشمن ہر ایک  
قریب ہے کہ وہ اس کو قتل کریں گے کہ خون ہذاک مدین گے ان چھ سات بیتہ غیر  
فرد مستحکم کا جو حزب دین و ایمان بظاہر دوست اور باطن میں دشمن ہے فکر کیا ہے او  
فَادْرِكْ نَبِيَّ اللَّهِ أُمْتًا عَالِمَةً  
سَعَيْتَ لَهَا فِي مَصْدَرٍ بَعْدَ مَوْرِدِ  
پس اسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خبر لیجیے اپنی امت کی جسکے واسطے آپ نے درود  
وصدور میں کیا کیا محنتیں فرمائیں \*

اَلَا خَيْرٌ خَلَقَ اللّٰهُ فُتْرَتَ مِنَ الْعُلَا بِاَكْمَلِ عِلْمًا فَازْ مَرْسَلًا وَازِيدًا  
اے بہترین خلق خدا آپ فائز ہوئے بلندی مرتبہ سے اوس مرتبہ کو جو کامل اور زیادہ  
تر ہے اور مراتب سے جو دیگر غیر ان سابقین کو ملے \*

وَمَا أَكْمَلُوا أَوْ أَرْمُوا بَعْدَ بُرْءِهِ

اور میں ہر مجزوم اور برص بعد صحت کو سبب عای حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مثل کافر سرکش کے  
 جو سبب آپ کو مرض فخر و نجات پائی یعنی آپ اوس مرض سو نجات دی رہیں جو امراض ہنسی و زیادہ سخت  
 کَلَامُكَ أَحْيَاكَ لَيْسَ انْتِفَاعُهُ بِعِشْتِهِ مِثْلُ الْفَلَاحِ الْمُؤَكَّدِ  
 اس طرح مرد و جسکو زندہ کیا اوٹھوں نے اوسکو منفعت اپنی زندگی و عین مثل فلاح اور راحت کو جو  
 مَدَحُكَ سَابُوعًا وَأَرْجُوكَ سِتَّةً ۖ إِنَّ شَفْعَ تَفَضُّلٍ أَعْطَاكَ أَوْفَرَ جِدِّ  
 یا حضرت میں نے اہل صبح کی ایک ہفتہ تک اور امید کرتا ہوں میں آپ سے چھ یا تو نکلے اول یہ کہ شفاعت  
 کیجیے جو تشریف تفضل کیجیے عطا کیجیے جو بخشے کرم فرمائیے یا نچوین فیض پہنچائیے مجھے بخشش کیجیے  
 اَللّٰهُمَّ فَارِحْنِيْ بِجَاهِ مُحَمَّدٍ ۖ اِذَا خَرَجْتَ نَفْسِيْ وَحَلَلْتَ مِرْقَلِيْ  
 خداوند ارحم کر مجھ پر حق حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جبکہ روح میری بدن سے  
 خارج ہو اور قبر میں پہنچ جائے ۛ

اَللّٰهُمَّ وَامِنْ رُّوْعَتِيْ يَوْمَ مُحْشَرٍ ۖ اِذَا قُمْتُ مَدْعُوًّا رَّاكَ قِيَّ مُصَقِّدٍ  
 خداوند امداد فرما کر خوف کو میرے روز محشر جبکہ اوٹھوں میں خوفناک مثل غلام اسیر مبتلا ہے  
 وَاعْطِنِي الْيَوْمَ الْقَصِيْدَةَ هَذِهِ ۖ يُمْنًا يَاسْمِعُهَا النَّبِيَّ وَالْمَشِيْدَ  
 اور عطا فرما مجھ کو اوس دن یہ قصیدہ میرے دہانے ہاتھ میں تاکہ پڑھوں میں اور سمع

